بعون صانع بیچون و بیمکان بفضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ کہ درین ایام نغمۂ دلفریب و دلکش بہارستان سخن نغمۂ شیرین
چمنستان سخن مصنفہ جناب مرزا فدا علی صاحب عرف منن صاحب مننؔ موسوم

گلشن منن

سنہ ۱۲۷۲ھ

حسب فرمایش جناب آغا جعفر علیصاحب عرف پیارے صاحب و جناب سید مرتضی حسین صاحب
عرف پیارے صاحب تاجر کتب لکھنؤ بہ حسن تمام باہتمام سید محمد علی ملک

مطبع فیض احمدی لکھنؤ باغ میں مکا چھپا

کریم بخش

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U13255

19

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۲۵۵

خیال اس چشم خشم آلود کا مشکل سے نکلے گا
یہ کانٹا جان لیکر اب ہمارے دل سے نکلے گا

تصور مرگ عاشق کا بڑی مشکل سے نکلے گا
یہ ایسا غم نہیں ہے جو تمہارے دل سے نکلے گا

اگر صورت ملاؤ چاند سے اس حور پیکر کی
زیادہ حسن و خوبی میں مہ کامل سے نکلے گا

نظارہ رخ کا کرنے دو ذرا تم روک لو خنجر
یہی ارمان دم آخر دل بسمل سے نکلے گا

مثال ابر چھا جائے گا تیرے کوچہ میں ظالم
جو نالہ پر اثر ہو ہو کے میرے دل سے نکلے گا

خیال نازکی اسکا ہے میری ہر رگ و پے میں
جگر ٹکڑہ ٹکڑہ ہوکے رکے گا جو نالہ دل سے نکلے گا

حسینان جہاں غنچوں سے بھی نازک زیادہ ہیں
وہ گھبرا جائیں گے فوراً جو نالہ دل سے نکلے گا

[illegible]
سوال وصل اب ہوکر لب سائل سے نکلے گا

یہاں زخم سے اپنے صدا آتی ہے یہ پیہم
نہ نکلے گا جو مطلب خنجر قاتل سے نکلے گا

کوئی بے چین ہوکر متصل ناقہ کے تڑپیگا
کوئی بیتاب ہوکر پردہ محمل سے نکلے گا

ہمارا قیس پیدا ہے اسی کی فکر میں ہر دم
کبھی تو روئے لیلی پردہ محمل سے نکلے گا

مٹھن کیا کب رہے ہو عشق میں سنبھلو ذرا سوچو
کوئی بدنام ہوگا راز اگر یہ دل سے نکلے گا

سخت دشوار ترے ہجر میں جینا ہوگا
آہ میں شور قیامت کا قرینہ ہوگا

[illegible] قرینا ہوگا
قتل وہ کرکے گئے کی ابھی جینا ہوگا

ہوش میں آن کے [illegible] اپنا قرینا ہوگا
خود کہیں دل کہیں ساغر کہیں مینا ہوگا

[illegible] ہمارا [illegible] ہوگا
لب [illegible] پہ لب [illegible] سینہ ہوگا

گریۂ چشم سے اٹھے گا جو طوفان فراق
غرق اسمین دل مضطر کا سفینا ہوگا
مسکرائے جو ابھی کھول کے منھ یہ غنچے
دل کسی بلبل دلگیر کا چھینا ہوگا
ہجر مین موت جو مانگی تو صدا چرخ نے دی
رنج و غم اور اٹھاؤ ابھی جینا ہوگا
نوح کا کہتے ہین طوفان جسے اہل جہان
وہ تپ فرقت عاشق کا پسینا ہوگا

لب کوثر وہ عیان ہوگا قیامت مین ملن
گریۂ چشم سے جو غرق سفینا ہوگا

لکھا ہے وصف آج جو اس خوش خصال کا
سارا جہان مقر ہے ہمارے کمال کا
ساقی ہے کنج باغ ہے اور ابر بھی ہے شیخ
بے عذر پی لے وقت نہین قیل و قال کا
لیگا نہ میرے بعد کوئی نام عشق کا
شہرا مرے سبب سے ہے حسن و جمال کا
منظور انکو وصل نہین مین سمجھ گیا
دیتے نہین جواب جو میرے سوال کا

وہ بام پر جو آئے ہین اسوقت اے ملن
منھ زرد ہو رہا ہے اسی سے ہلال کا

یہ لاغری سے حال ہوا مجھ تباہ کا
ہوا اشتباہ جسم پہ اک برگ کاہ کا
تیغ نگاہ ناز جو مقتل مین جھک پڑی
اک شور بسملون مین اٹھا آہ آہ کا
حیران ہو گئے وہ نگران چار سو جو
اٹھا جو شور دل سے مرے آہ آہ کا
دل لیکے کہتے ہین وہ بتا کیا برا کیا
یہ عشق کی سزا ہے یہ بدلا ہے چاہ کا
صیاد بلبلون کو رہا کر بہار مین
لے سر پہ مظلمہ نہ کسی بے گناہ کا
مین ہون علی کے در کا گدا مجھکو ناز ہے
کم اس فقیر سے کہین رتبہ ہے شاہ کا

تربت مین بھی مخل ہین نکیرین اے ملن
سمجھے تھے ہم مقام یہ ہوگا پناہ کا

دست وحشت اسطرف تار گریبان الجھا
اوسطرف جوش جنون سے بیابان الجھا
پھر ہوا سودائے الفت دل مین سرگرم خرام
پھر نہین سمجھا کے یہ دل سے جو جانان الجھا
بیخودی سی چھا گئی بیہوش ہو کر گر پڑی
دل سے پھر ہوش بھی وہ آفت جان الجھا
طوق الفت پڑ گیا گردن مین آئی تھی بہار
جوش وحشت کسکی مشکین مو سے زندان الجھا

جان جائے گو مگر ضبط فغان کرتا مسکن
آج وہ پیمان شکن یہ عہد و پیمان لیجیلا

تو ہے کسکا اے دل بیتاب تڑپایا ہوا
کچھ تو کہہ کس سے ہے کیوں ہے گھبرایا ہ

کس مزے کی دل لگی تھی بعد وصل اے ہمنشین
وہ بھی تھے بیٹھے ہوئے اور ہین بھی شرما

دیکھکر وہ رقص بسمل پوچھتے ہین ناز سے
کیا نگاہِ ناز کا یہ بھی ہے تڑپایا ہو

مین نے مانا تم نہ تھے پر یہ تو کہیے رات کو
صحن گلشن مین ملا تھا کون گھبرایا ہو

آج میری سخت جانی سے نہ کچھ بس چل سکا
زور بازو پر بہت قاتل تھا اترایا ہ

حال زارِ عاشقان سن لو ذرا اے جانِ جان
دیر سے قاصد درِ دولت پہ ہے آیا

کیا خیالِ حورِ جنت آگیا ہے شیخ کو
کسلیئے ہے خود بخود اسوقت گھبرایا ہ

آنکے دستِ نازنین مین دل مرا گویا مسکن
شاخ گل مین ایک یہ غنچہ سے ہے مرجھایا ہوا

پوچھتے کیا ہو کہ کیونکر دل مرا جاتا رہا
ہو گیا اک ماہوش کا مبتلا جاتا رہا

ہٹ گیا دل جب سے غیروں سے ہوئی ملتفت وہ
وضع کا پابند تھا آتا رہا جاتا رہا

درد والے دل کی دینے کو گواہی ہجر مین
رنگ چہرے کا فقط آتا رہا جاتا رہا

یار نے پہلو مین اپنے دی جو محفل مین جگہ
سب شکایت مٹ گئی سارا گلا جاتا رہا

بیکسوں کی ترے لیتا ہی نہین کوئی خبر
اک دل غربت زدہ تھا باوفا جاتا رہا

کج ادائی سے کسیکی مٹ گئی دل کی امنگ
پست ہمت ہو گئی سب حوصلہ جاتا رہا

دل چرا کر بھولے پن سے پوچھنا اس بت کا ہاے
کسطرح یہ گم ہوا کیونکر بھلا جاتا رہا

کوے جانان جب سے چھوٹا آہ ہمسے اے مسکن
وہ مذاق باہمی وہ سلسلا جاتا رہا ⁂

دل سے خیال زلف اٹھایا نہ جائیگا
بیخود ہین ہمسے آپ مین آیا نجائیگا

صدمے اٹھادن مفت کی کیا یہ بھی ظلم ہے
دانستہ بزم غیر مین جایا نجاے گا

خنجر اوٹھا کے کہتے ہین وہ میرے قتل پر
یہ خون بے گنہ ہے بہایا نجاے گا

مارا ہے جس نے دل کو وہی دشمن بھی کرہے
اس کا مزار ہمسے بنایا نجاے گا

دل سے تمہاری یاد کو کیونکر اٹھاؤن مین
ویران گھر ہوا تو بسایا نجاے گا

انکار وصل دیکھئے کرتے ہین اسطرح
ہے کسی کے گھر پہ تو جا یا نہ جائیگا

آنچل وہ رخ پہ ڈالے ہین کسواسطے مفتن
خورشید ابر مین تو چھپایا نہ جاے گا ؎

ٹرا ے آہ سوز ان تجھ مین پیدا ہو نہین سکتا
تو بار آور مرا نخل تمنا ہو نہین سکتا ؎

عیادت کو مریض غم کی وہ تشریف لاتی ہین
چلی جا اے قضا اب وصل تیرا ہو نہین سکتا

جگر مین چٹکیان لیتا ہے جسدم یاد آتا ہی
کسی کا وصل مین کہنا کہ ایسا ہو نہین سکتا

سینان جہان بیٹھے ہین پہلو مین مرے آکر
پلٹ جا شام فرقت آج پیدا ہو نہین سکتا

مفتن دل ان حسینون کو نہین ہرگز نہ دینا تھا
کسی پر اس زمانے مین بھروسا ہو نہین سکتا

بعد گلچین کے جو گلزار مین صیاد آیا
ستم ایجاد گیا بانی بیداد آیا ؎

کونسا سانحہ فرقت مین اسے یاد آیا
آہ کے ساتھ جو لب تک دل ناشاد آیا

سوے گلشن جو کوئی بانی بیداد آیا
بلبلین غش ہوئین غنچون کو خدا یاد آیا

پیشوائی کو وہین اڑکے بگولے پہنچے
جانب دشت جو مین لیکے دل ناشاد آیا

کیون تڑپتا ہے تو رہ رہ کے مرے پہلو مین
کیا تجھے اے دل بیتاب کوئی یاد آیا

صدمے فرقت کے سہے قید جفا بھی کی
جب سے اُس حور پہ اپنا دل ناشاد آیا

بندہ حسن کیا جب سے خدا نے تجھکو
تیرے حصہ مین صنم حسن خداداد آیا

زخم کہنہ نہ ہرے ہونے ابھی پائے تھے
کہ پئے مشق جفا وہ ستم ایجاد آیا

رحم کچھ انکو مرے حال پہ آیا مفتن
بیڑیان کاٹنے اسوقت جو حداد آیا

ب

ست لڑی ہے میری خدا مہربان ہوا اب
ہو جاے وصل آج یہ مجھکو گمان ہوا اب

الہ کبھی ہے آہ کبھی ہجر یار مین
بتلاؤ تو یہ کونسا طرز فغان ہے اب

ت ہوئی ہے عشق سے توبہ کئے ہوے
کیا پوچھتے ہو تم دل مضطر کہان ہے اب

ار وصل آپ نے کیا اس سے کرلیا
پہلو مین میرے دل جو بہت شادمان ہے اب

نکر بچے گا ایسے نشانے سے دل مرا
انکی نگاہ تیر ہے ابرو کمان ہے اب

چھپاے نگہ ہین تیورون کے منہ زور باندھ
[illegible]

کیا اور گل کھلائیگا گلشن مین بیٹیا
مصروف سیر صحن چمن باغبان ہے اب

مرجھا گیا ہے دل کا کنول ہو قریب مرگ
ملشن بہار جا چکی فصل خزان ہے اب

چہچہہ زن ہے جواب صحن چمن مین عندلیب
فصل گل کے جاتے ہی ہوگی محن مین عندلیب

ہوگیا سرسبز گلشن آگئی فصل بہار
مژدہ اے صیاد پھر آئی چمن مین عندلیب

کھلکھلا کر ہنس دیے غنچے چمن مین اسلیے
اب نہین پھولے سماتی پیرہن مین عندلیب

طرز سیکھے نالہ و فریاد کا ہم سے ابھی
بحث کیا کرتی ہے افلاک سخن مین عندلیب

قصۂ فرقت زبانی سنکے یہ مجھسے کہا
رکھدیا تیرا لقب اس انجمن مین عندلیب

خوش بیانی ختم ہے جادو بیانی ختم ہے
بزم مین طوطی ہے تو صحن چمن مین عندلیب

باغبان نے چھولیا آکر اگر اک پھول بھی
ہوگئی اس صدمے سے بسمل چمن مین عندلیب

بعد مرنے کے ہی بوے گل مین لپٹی ہوئی
کیا نصیبا ہے کہ ہے ایسے کفن مین عندلیب

دل مین ہی نشو و نما داغون کا ہی فصل بہار
کس لیے آتی نہین میرے چمن مین عندلیب

دل جگر اس طرح انکی زلف و لب مین ہین اسیر
لعل ہون جیسے یمن مین اور چمن مین عندلیب

دوستون سے جب ملے اے دل وہی ہین چہچہے
مین نہین آیا ہون آئی ہے وطن مین عندلیب

دھوم ہوگی ہند مین اب خوش بیانی کی ملشن
ہون خدا کے فضل سے طرز سخن مین عندلیب

پ

جذب نے آج دکھایا یہ اثر آپ سے آپ
غیر کے گھر سے وہ اُٹھ آئے اِدھر آپ سے آپ

جب مین جانون کہ اثر کچھ ہو مری آہون مین
چارہ سازو وہ چلے آئین مگر آپ سے آپ

اللہ اللہ نظر پڑتی ہے جب اُس بت پہ
دوہری ہوتی ہے نزاکت سے کمر آپ سے آپ

کیا ہدف ناوک مژگان کا بناوگے مجھے
دیکھتے ہو جو مری جان ادھر آپ سے آپ

کیا وہ پھر آج رقیبون کے یہان آتے ہین
بے سبب تو نہین یہ درد جگر آپ سے آپ

چلے جانا ابھی کیا جلدی ہے شب باقی ہے
آنکھ کھل جائیگی ہنگام سحر آپ سے آپ

پردۂ شب مین وہ چھپ کر جو چلے آئینگے
رشک [illegible] گا اگر آپ سے آپ

فرط الفت سے وہ رو دینگے بہت ابکی ملشن
[illegible]

ت

سرو قامت ہی تمہارا جو شجر کی صورت
تو یہ ادبھرا ہوا جوبن ہو ثمر کی صورت

ہو مقابل گل عارض سے تری کیا ہے مجال
کچھ نہیں ہے ترے آگے گل تر کی صورت

نالے کرتا ہوں نہیں ہر روز تری فرقت میں
کہیں دکھلائے خدا جلد اثر کی صورت

وہ صنم کان جواہر ہے سراپا واللہ
لب ہیں یاقوت تو دندان ہیں گہر کیصورت

خاک ہو ہو کے کرین گے ابھی یہ سیارۂ افلاک
آہ اس دل سے جو نکلے گی شرر کیصورت

واقعہ طور کا پھر آج جہان میں ہوگا
پردہ در سے وہ نکلیں گے قمر کی صورت

ماہ سے تشبیہ ہو تمثیل غلط ہے محسن
کتنے دیکھی بھی ہے اس رشک قمر کیصورت

ٹ

نگاہ ناز نے کچھ اسطرح لگائی چوٹ
اُتر کے دل سے جگر تک ہمارا آئی چوٹ

شب وصال نہ پوچھو کہ ہجر میں کیا کیا
ترے فراق میں کمبخت دل نے کھائی چوٹ

تڑپ کے ہو گیا بے ہوش صورت موسیٰ
کسی کی دید سے اس دل نے یہ اٹھائی چوٹ

تمہارے تیر نظر سے نہ بچ سکا کوئی
اگر جگر سے بچائی تو دل پہ آئی چوٹ

بدل بدلکے وہ تیور جو مسکرائے محسن
سنبھل سنبھلکے مرے دل نے خوب کھائی چوٹ

ث

میں ہوں غربت میں گرفتار محن کیا باعث
کاٹے کھاتی ہے مجھے یاد وطن کیا باعث

کیا اسے طرز فریب اور کوئی یاد آیا ہے
مجھے وہ بت جو ہوا گرم سخن کیا باعث

ہے دہن غنچہ سربستہ کرے ہے محو دم
لب سے شرمندہ بھی ہے برگ سمن کیا باعث

نام انصاف اسی جور کا ہے کیا ظالم
غیر کو عیش مجھے قید محن کیا باعث

زخم دل آج ہے بے رنگ خدا خیر کرے
درد ہوتا ہے کبھی گاہ جلن کیا باعث

عشق دنیا میں مرے جاتے ہیں اہل دنیا
اسے کہتے بھی ہیں ہر دار محن کیا باعث

طبع نازک پہ ہے کیا بار گران کچھ تو کہو
کس لیے آج ہے ماتھے پہ شکن کیا باعث

باغبان شاد ہے بلبل بھی ہے خوش اے محسن
اب تو کچھ اور ہی ہے رنگ چمن کیا باعث

ج

ہوں پریشانی سے مضطر آپ کس کس غم میں آج
دست رنگین اسطرح سے ہیں کسیکے ہاتھ میں آج

غم نہیں ہے تو بتاؤ کون ہے ایسا حسین
دیکھو تم کیسے حسین [illegible] عالم میں آج

کام ان بانکی اداؤن نے کیا میرا تمام
دم نکلجاے گا اپنا آہ کوئی دم مین آج

اک رقیب روسیہ کے مرگ سے جاری ہین اشک
المدد اے ضبط وہ روتے ہین کسکے غم مین آج

یاالٰہی خیر کرنا تو دل گم گشتہ کی
پھرتی ہے تصویر اسکی میری چشم نم مین آج

اے جوانان جہان مین وہ جوانا مرگ ہون
خون کے روتی ہے آنسو موت جسکے غم مین آج

کس بلا کا سامنا ہے خیر کرنا اے خدا
دل پھنسا جاتا ہے میرا گیسوے پرخم مین آج

شرم سے وہ چھپا ہین مین غیرت سے بزم غیر مین
ہے مزے کی دل لگی دونون ہین اک عالم مین آج

یاد ہے کل شب کی ہاتا پائی اے مشن
اب نہین آسکنے کے وہ بھولے سے تیرے دم مین آج

ح

پہلو مین یار جب نہین سارا جہان ہے ہیچ
ساغر شراب ہیچ ہے پیر مغان ہے ہیچ

وہ بت مجھے ملے میری قسمت بھلا کہان
ایسا خیال ہیچ ہے ایسا گمان ہے ہیچ

مہمان رات بھر کا ہون تشریف لائیے
آنا سحر کو آپ کا جان جہان ہے ہیچ

مجروح دل جگر نہ ہوا جس سے جان جان
تیری قسم نظر مین وہ تیر و کمان ہے ہیچ

یون تو ہزارہا ہین حسینان خوبرو
لیکن تمہارے سامنے سارا جہان ہے ہیچ

ہم کو فراق یار مین دونون ہین ایکسان
فصل بہار ہیچ ہے فصل خزان ہے ہیچ

توبہ کرو مین توبہ کرون گا بہار مین
اے شیخ یہ خیال غلط یہ گمان ہے ہیچ

ہے زندگی تو آئیگی پھر فصل گل یہان
اے عندلیب صبر کر آہ و فغان ہے ہیچ

ہو دشت کربلا مین زیارت حسین کی
بیٹھے ہو کیا مشن کہ یہ ہندوستان ہے ہیچ

ح

وہ تیغ کھینچے ہوے آئے ہین قضا کیطرح
اتارلے کہو مانی سے اس ادا کی کیطرح

الٰہی خیر ہو دل آج کل پریشان ہے
خیال زلف سے لپٹا ہوا بلا کی طرح

انہین سے زندگی اور موت عاشقونکی ہے
ہے بت خدا تو نہین پر ہین ناخدا کی طرح

کھنچی جو آپ کی تلوار اسنے قیامت کی
نگاہ پھیر لی معشوق بے وفا کی طرح

مجھے تو درد محبت نے وہ دیا ہے مزا
دعا یہی مانگتا ہون پھر اُٹھے بلا کی طرح

گلے مین بانہین کیا اچھی طرح نہ ڈالی تھین
گرے جو آنکی سرپہ پڑے بلا کی طرح

بتون تو بے ادبی دل مین رہکے کرنا کم
کہ یہ مکان بھی ہے خانۂ خدا کی طرح

وہ وقت قتل یہ ہنس ہنس کے مجھسے کہتے ہین
ملینگے خون ترا ہاتھ مین حنا کی طرح

مہ جبار وہ کہتے ہین جسکو اہل جہان
وہ اُن کے سامنے ہے نقش پا کیطرح

یہ شوق چاہتا ہی آج اپنا اے مومن
وہ خون دل کا ملین ہاتھ مین حنا کیطرح

خ

ساز نجرون سے ہی ہم اے چرخ
مجھپہ کرتا ہے کیون ستم اے چرخ

ہجر دلبر مین یہ ہوا ہون نحیف
چل نہین سکتا دو قدم اے چرخ

اس قدر کجروی نکر ہم ہین
کشتۂ خنجر ستم اے چرخ

تری گردش سے نجر ہون پامال
مجھپہ خالق کا ہے کرم اے چرخ

قابل رحم حال ہے اپنا
اور کرتا ہے تو ستم اے چرخ

ہرج کیا تھا ترا کہ ہم اور وہ
دو گھڑی بیٹھتے بہم اے چرخ

دور مین تیرے پی دوا بھی اگر
حق مین میرے ہوئی وہ سم اے چرخ

ہجر کا غم بہت ہے مومن کو
اب نہ دے اور کچھ الم اے چرخ

دال

تربت پہ میری کہتے ہین مجھ باوفا کے بعد
بتلا کہ تو نے چین بھی پایا قضا کے بعد

جبتک ہی اُنکے پاس نہین قدر کچھ انہین
پچھتائینگے بہت وہ دل باوفا کے بعد

لیکر گئی ہے باد سحر اب وہان پیام
قاصد سلام کہنا مرا تو صبا کے بعد

پوچھین یہان کا حال تو یہ کہنا نامہ بر
تیرا ہی ذکر خیر ہے ذکر خدا کے بعد

جسدم گلے سے انکو لگایا شب وصال
غل ہے حجابیون نے مچایا حیا کے بعد

بے چین ہو گئے محفل اغیار مین بہت
نالے کرونگا جبکہ مین آہ رسا کے بعد

کیا خوب کر رہے ہین علاج مریض غم
کرتے ہین جام زہر عنایت دوا کے بعد

قاصد جواب خط کا سنائیگا اب کسے
آیا پلٹ کے بھی تو ہماری قضا کے بعد

اچھا طریقہ تمنے نکالا ہے قتل کا
تیر مژہ لگاتے ہو تیغ ادا کے بعد

کرتے ہین جور اور پشیمان بھی ہوتے ہین
توبہ بھی کرتے جاتے ہین ظلم و جفا کے بعد

کیونکہ خیال امت عاصی نہ ہو انھین
ہین فخر کائنات محمدؐ خدا کے بعد

دل کا ہمارے خون ملین وہ حنا کے بعد

ڈال

اُس بت کو ہے جو شعلۂ رخسار پر گھمنڈ
کرتا ہون مین بھی آہ شرر بار پر گھمنڈ

خود آئینگے تمہارے خریدار دوڑ کر
یوسف نہین جو تم کرو بازار پر گھمنڈ

سہرا اس کے سر پہ ہے جو ہو تمہارے پاس
یون تو ہے سب کو طرۂ طرار پر گھمنڈ

مشکلکشا سے دہر مین حاجت روا کے ہم
ہو کسطرح نہ حیدر کرار پر گھمنڈ

کھینچتے ہین جو رقیب تو کھینچے دو اے محسن
کیا خاک ہم کرین دل بیمار پر گھمنڈ

ذال

بھیجے ہین یار کو خط لکھکے جو اکثر کاغذ
رکھتے ہین اپنا دماغ عرش بریں پر کاغذ

چلبلا شوخ ہو کمسن ہو جو اس محفل مین
دینا اس حور کو اے میری پیمبر کاغذ

خط اُسے دیکے مرا نام جو لیگا قاصد
چاک کر ڈالیگا فوراً وہ ستمگر کاغذ

حال بیتابیٔ دل تھا جو رقم نامہ مین
بنگیا ہاتھ مین اُس بت کے کبوتر کاغذ

کشش عشق سلامت ہے تو دکھلا دیگا
خود بخود جائیگا اُس جا مرا اوڑکر کاغذ

صاحب الامر کی خدمت مین پہنچ جائینگے
لکھکے دریا مین بہاتے ہین جو اکثر کاغذ

خون دل سے جو لکھا نامہ محسن اُس بت کو
بخدا بنگیا رشک گل احمر کاغذ

رے

دیکھکر اس حور کی زلف پریشان تا کمر
چاک وحشت مین کیا اپنا گریبان تا کمر

ہے کسی لیلی صفت کے عشق مین بیتاب جان
مثل مجنون چاک ہے سارا گریبان تا کمر

اشکباری گر کریگا آنکی زلفون کا اسیر
ڈوب جائیگی ابھی دیوار زندان تا کمر

دیکھ پاسے ناخن پا کو جو تیرے اے صنم
ڈوب جاے ابر مین یہ ماہتابان تا کمر

ایک جام مے پہ رندون مین یہ صحبت ہو گئی
میان سے کھنچ کھنچ گئی شمشیر بران تا کمر

تیغ کھینچی نگاہون سے جو کھچکے سر کیا
یکبیک کٹ کٹ گئے ساری دلکاران تا کمر

ہجر کی شب مین یہ کیا مجھکو بہا لیجائیگا
آگیا سیلاب اشک چشم گریان تا کمر

قید الفت مین جو کھینچی آہ سوزان اے محسن
راکھ ہو کر رہگئی دیوار زندان تا کمر

دکھا دونگا اثر آہون کا سرگرم فغان ہوکر
ہلا دونگا فلک کو مین نحیف و ناتوا

کبھی تو ہمکو بھی دیکھو نگاہ لطف سے اے جان
کبھی تو پاس آجاؤ ہمارے مہربان ہوکر

تمہارے حسن کی شہرت ہوئی ہو کیکر مرنے سے
تمہارا نام روشن کردیا خود بے نشان ہوکر

ابھی کل تک جو دم بھرتے تھے غیروں کی محبت کا
خدا کی شان وہ آتے ہیں مجھپر مہربان ہوکر

تمہاری یاد دل میں چٹکیاں لیتی ہے رہ رہکر
اسے تکلیف دیتی ہے اسکی میہمان ہوکر

رہوں اس حال میں کسطرح زندہ یہ تو سمجھو تم
نہاں رہتے ہو نظروں سے میری روح رواں ہوکر

بہت اغیار کی چاہت پہ غرا تھا او تجھیں لیکن
دکھا دونگا اخر ضبط فغاں کا ناتواں ہوکر

یہ بچپن تھا غضب کا جبکہ تیرا او جفا پیشا
کرے گا حشر ہی ظالم تو اکدن نوجوان ہوکر

کہو مضطر کوئی حسرت تو اب دل میں نہیں باقی
کسی کا وصل میں کہنا یہ ہائے مہربان ہوکر

زے

مضطرب مقتل میں ہیکیا آج ای قاتل تجھپر
نیم بسمل کو خدا کے واسطے بسمل نہ چھوڑ

مسکرا کر او ستمگر اور اک اچھا سا ہاتھ
مجھکو محروم قضا للہ اے قاتل نہ چھوڑ

مضطرب مجنوں ہے ای لیلیٰ ترے دیدار کا
شرم کا پردہ اٹھا دے پردۂ محمل نہ چھوڑ

منزل الفت ہے ای دل رہ یہاں ثابت قدم
قتل ہو جا شوق سے پر دامن قاتل نہ چھوڑ

ہر یہی وقت ای مضطر ایسا پھر کہنا بیکار ہے
اے شہید ناز تو بھی دامن قاتل نہ چھوڑ

زے

پھر سنا دے مجھے ذرا آواز
کیا ہی دلکش ہے دلربا آواز

نغمہ سنجی نہ پھر کرے بلبل
جو سنے تیری مہ لقا آواز

سنکے نالوں کو میرے وہ بولے
یہ ہے کچھ گوش آشنا آواز

حسرت وصل لیکے جاتا ہوں
آئے گی یہ پس فنا آواز

دشت غربت میں بھی تصور سے
میں سنوں گا تری سدا آواز

اسکی تعریف کیا ہو اے مضطر
بھولی صورت ہے دلربا آواز

سین

یوں ہی ہجوم یاس مرے دل کے آس پاس
جس طرح ابر ہو مہ کامل کے آس پاس

جب سے کہ غرق بحر محبت ہوا ہے دل
رہتا ہوں بحر عشق کے ساحل کے آس پاس

اک ہاتھ پھر لگا دے کہ ہو کام ہی تمام
قاتل کوئی نہیں ترے بسمل کے آس پاس

حسرت الگ ہے یاس و تمنا جدا جدا
تیمار دار جمع ہین بسمل کے آس پاس
بے قید ہون گے فصل بہاری مین آہ آہ
صیاد پھر رہا ہی عنادل کے آس پاس
میت لحد مین رکھکے یہ غائب ہوے عزیز
آتا نہین ہے ایک بھی منزل کے آس پاس
دیکھا ہے اپنی آنکھ سے صحراے نجد مین
مجنون کی خاک اڑتی ہی محمل کے آس پاس
کیا پھر امتحان وہ سوے قتل گہ چلا
مجمع ہے کسلیئے میرے قاتل کے آس پاس
پردہ اٹھا کے قیس نے نظارا کر لیا
جب کوئی تھا نہ لیلی محمل کے آس پاس

انجام کار دیکھیے اس کا ہو کیا محسن
بیٹھے ہین غیر اس مہ کامل کے آس پاس

شین

دل کے لیے ہو ایک دل آزار کی تلاش
اس جنس کیلیئے ہی خریدار کی تلاش
دشمن کی ہی تلاش نہ دلدار کی تلاش
مجھ گم شدہ کو ہی دل غمخوار کی تلاش
اسدرجہ خوگر ستم و رنج ہو گیا
رہتی ہی دل کو میرے جفاکار کی تلاش
ہر وقت کوے یار مین جانیکی فکر ہے
بلبل کیطرح رہتی ہے گلزار کی تلاش
ہی کون سخت جان کہ قاتل کو بار بار
خنجر کی فکر ہے کبھی تلوار کی تلاش
سب مستعد ہین مرنے کو قاتل کی دیر ہے
ہے قافلہ کو قافلہ سالار کی تلاش
اللہ رے جستجو مری مرنیکے بعد بھی
بنکے غبار کرتا ہون مین یار کی تلاش
سامان مے کشی بھی ہے اور باغ بھی ہی ہیچ
ساقی کو اب ہی ابر گہربار کی تلاش
اتنا مزا کسی کے ستم مین ہمین ملا
رہتی ہے روز ایک ستمگار کی تلاش
صد شکر آپ مل گئی گلشن مین جان جان
مجھکو بہت دنون سے ہی سرکار کی تلاش

دیر و حرم مین خاک اڑاتی ہین اے محسن
رہتی ہی ہمکو اک بت عیار کی تلاش

صاد

جہانمین پائے ثمر کسطرح نہال حریص
بدی کا بد ہے نتیجہ یہ ہی مآل حریص
ہمیشہ حرص و ہوا مین دل گرفتہ رہے
سوائے اسکے نہین اور کچھ مآل حریص
بتاؤ عیش مین کسطرح عمر کٹتی ہے
رہے ہر ایک سے یارب یہی سوال حریص
چمن کے غنچہ تو بیشک ہنسے تمہارے حضور
دگر نہ کھول سکے لب ہی کب مجال حریص
حسین جہان کوئی دیکھا مچل گیا فوراً
ہمارے پاس یہ دل ہی کہ ہی خیال حریص

طالب یہ بوسے کے کہتے ہین مجھے اے معشق
کہ بارو نہین ہوتا کبھی نقصال حریف

ضلد

ساقی فراق یار مین کیا جام سے غرض — ناکام کو نہین ہے کسی کام سے غرض
مطلب نہ عشق سے نہ آرام سے غرض — جیتا ہون جسکا نام ہے اُس نام سے غرض
سرشار مین تو ہون مئے الفت سے ساقیا — شیشے سے واسطہ ہے نہ ہے جام سے غرض
عاشق ہون تیرے حسن پہ تیری سوا قسم — دلبر کی ہے ہوس نہ دلارام سے غرض
ہے جستجوے یار مین تکلیف عین عیش — اے چارہ گر نہین غم ایام سے غرض
بیخود کسی کی یاد مین رہتا ہون اے اتون — ساقی کی یاد ہے نہ مجھے جام سے غرض
کمبخت بدنصیب دل مضطرب ہے مجھپر — کچھ بھی نہین تجھے سحر و شام سے غرض

بیخود کسی کے عشق مین ہون کسقدر معشق
آغاز کی خبر ہے نہ انجام سے غرض

طرحی

اشک آنکھون مین جو بھر آے تو مٹی سطر خط — پی گیا اس خوف سے مٹ جائیگی تحریر خط
حال مجھ دیوانہ گیسو کا لکھے گر کوئی — حرف سارے زلف ہو جائین بنین زنجیر خط
ہوتے ہی آغاز اسکے شعلہ اٹھا کاغذ سے — دیکھ لی سبنے جہان مین منقلب تاثیر خط
قاصد اُس لا مکان کا کچھ نہین ملتا پتا — کسطرح بھیجون اسے اب کیا کرون تدبیر خط
ہون وہ دیوانہ کہ مرشد قیس کہتا تھا مجھے — اکثر اس عنوان سے جاری رہی تحریر خط

حال بیتابی دل لکھا جو مین نے اے معشق
وہ ہوئے افسردہ پڑھ کے یہ ہوئی تاثیر خط

طرحی

عشق مین ایک فرنگن کے ہون حیران واعظ — نہ تو کافر ہی ہون مین اور نہ مسلمان واعظ
جب سے دیکھا ہے مجھے خون مین غلطان واعظ — قتل کر کے مجھے قاتل ہے پشیمان واعظ
پوچھتا کیا ہے مآل شب ہجران واعظ — مین تو ہون دھیان مین زلفون کے پیچان واعظ
بزم مین اس بت خونخوار کے یہ دیکھا عالم — مضطرب زاہد و برہمن ہی حیران واعظ
دیکھیے بخشیگا یا نہ مجھکو بخشیگا خدا — کسقدر ہون مین گناہون سے پشیمان واعظ
آگ دوزخ کی جلائے مجھے کیا طاقت ہے — مین ازل سے ہون غلام شہ مردان واعظ
کچھ نہ پوچھو کہ شب ہجر بسر کیونکر کی — دل کی الجھن سے مجھے ہرگز [illegible] واعظ

رحم کچھ حال پہ اُس ابر کرم نے کھایا — ڈہونڈھتے پھرتے ہین جسے دیدہ گریان واعظ
عشق نے ایک بنا رکھی ہے حالت سبکی — مین خجل آہ سے نالے سے پشیمان واعظ
فصل گل آتے ہی سب بن خزان ہوگئی — غنچہ کرنے لگے مرغان خوش الحان واعظ

ناز ہے اسکی کریمی پہ وگرنہ **منن**
لائق نار ہین تا حشر کے عصیان واعظ

کرون مین توبہ کہ ہے وقت رنجوان واعظ — حواس آپکے اسوقت ہین کہان واعظ
خدا سے حشر مین کہدونگا ناز ہے تجھپر — کچھ ادعاے اطاعت نہین یہان واعظ
گذر نہ ہوسکا اسکا تو کوے جانان مین — نہ پہونچی آہ یہ ورنہ کہان کہان واعظ
اب آہ ونالہ بھی دقت سے لب پہ آتا ہے — ہوا ہون ہجر مین یہ زار و ناتوان واعظ
خرام ناز نے کسکی یہ حشر ڈھایا ہے — صداے نغمۂ بلبل ہے الامان واعظ
شب فراق مین ہین سوز عشق سے شب بھر — جلا کیا تپ فرقت سے شمع سان واعظ

نہ جانے جوش جنون مین چلا گیا کس جا
کہین ملا نہ **منن** کا کہین نشان واعظ

عین

شکوہ کرتے ہین تو ہوتی ہے مروت مانع — آہ کیونکر کرین ہے ضبط محبت مانع
اپنی قسمت سے ہے شکوہ نہین قاتل کا گلا — قتل وہ کرتا نہ ہوتی جو نزاکت مانع
کھینچکر شوق اسے لائیگا سوے مقتل — کہین جانباز کو ہوتی ہے نزاکت مانع
صاف انکار کیا وصل سے آخر اُس نے — بیمروت کو ہوئی کچھ نہ مروت مانع
قبر مین ظلم نکیرین کرینگے کیونکر — کیا نہ ہوجائیگی حیدر کی شفاعت مانع

جان دینا بھی ضرور آپ کو فرقت مین **منن**
ہوگئی اسکے پر احکام شریعت مانع

غین

نرگس ہے آنکھ پھول ہے رخ قد یار باغ — وہ رونق چمن ہے تو مین ہون بہار باغ
گلچین نہال حسن پہ ہے آشیان مرا — بلبل کیطرح مین بھی ہون اکجان نثار باغ
غنچے چٹک کے کہتے ہین مجھسے ہے آبتاب — نہر روان کا قول ہے مین ہون بہار باغ
پیری مین وہ شباب کی باتین کہان نصیب — اب لوٹ لی خزان نے سراسر بہار باغ

فصل خزان مین آئیگی بلبل جو سیر کو

رولوائیگا اُسے بھی مفتن حال زار باغ

ن

دست وحشت جب بڑھی جیب و گریبانکی طرف
لیچلا جوش جنون ہمکو بیابانکی طرف

پھر ہوا سے زلف پیچان نے پریشانی بڑھی
پھر خیال اپنا گیا اس آفت جانکی طرف

پھر ہوا سودا اگر زلف یار سر مین جاگزین
دل ہوا مائل نسیم سنبلستانکی طرف

بیکسی رو یاکرے بیٹھی ہوئی قبرونکے پاس
حسرتین اُمڈی رہین گور غریبانکی طرف

پھٹ گیا آخر تڑپ کر دل چلو فرصت ہوئی
تھا یہی کمبخت پھرا اس آفت جانکی طرف

وہ پریشان ہو گئے کھلا گیا منہ چاند سا
آ گئے بھولے سے جب گور غریبانکی طرف

وہ تصور مین جو آئے شب کو مجھ بیکس کے پاس
بڑھ گیا دست تمنا اُن کے دامانکی طرف

کیا رہا دنیا مین مفتن پھر کسیکا اعتبار
دوست دل سا ہو گیا جب دشمن جانکی طرف

قاف

کیون نہ جھیلین ستم و جور و جفائین عاشق
بھول سکتے ہین کبھی انکی ادائین عاشق

دل ہتھیلی پہ لئے بیٹھے ہین سب محفل مین
دو اجازت تو ابھی نذر دکھائین عاشق

زلزلے مین ہے زمین غصہ ہے قاتل کو سوا
کہدو مضبوط کمر باندھکے آئین عاشق

ہو خوشی یار کی تو دار پہ بھی چڑھ جائین
مثل منصور یہ دیتے ہین صدائین عاشق

تم نہین سنتے ہوا یجان تو انصاف ہے شرط
حال زار اپنا کسے جاکے سنائین عاشق

اسقدر مجمع عشاق سے گھبرائے ہین
کہتے ہین اب مرے کوچہ مین نہ آئین عاشق

صدمہ جو دلپہ گذرتا ہے بیان کیا ہو مفتن
سنتے ہین وصل کی شب جبکہ ادائین عاشق

کاف

سنا افسانۂ دل سربسر اول سے آخر تک
ہوے بیغم رہی با چشم تر اول سے آخر تک

بہت مشکل ہے راہ عشق مین ثابت قدم رہنا
رکھے اسکا خیال اے دل بشر اول سے آخر تک

جہان مین آکے نام قیس کو زندہ کیا مین نے
خوشی سے شام ہجران کی بسر اول سے آخر تک

یہ سامان جی کے بہلانیکا غربت مین مہیا تھا
خیال یار تھا پیش نظر اول سے آخر تک

وہ فرماتے ہین نالے تو نہین کرتا ہے مدت سے
دکھایا ضبط دل نے یہ اثر اول سے آخر تک

یہ سوز عشق نے پہونچا شہید ناز کو تیرے
کہ جھلکے خون کے بدلے شرر اول سے آخر تک

بیان قاصد کا ہو رو دیا کئے وہ فرط الفت سے
سنی جب مرگ عاشق کی خبر اول سے آخر تک

نہ بھولونگا کبھی احسان اے ملمن کہ فرقت مین
رہا مونس مرا درد جگر اول سے آخر تک

کاف

ہر اک ادا ہے یار کی قاتل الگ الگ
مذبوح جس سے ہین جگر و دل الگ الگ

ہر اک ادا کا یون ہین نرالا رہا جو ڈھنگ
لوٹین گے خاک پر ترے بسمل الگ الگ

دم دیکے راستے مین نہ خط چھین لین رقیب
رہنا پیامبر سر منزل الگ الگ

کسواسطے اٹھا لیتے ہو تم ہمکو اے صنم
بیٹھے ہین سب سے ہم سر محفل الگ الگ

اُن کے ستم بھی جور فلک بھی اور ایک ہم
آفت جدا جدا ہے یہ مشکل الگ الگ

وہ کون سخت جان ہے جسکے لیے یہان
کھنچے ہوے ہین تیغین جو قاتل الگ الگ

دشمن بھی اور دوست بھی ہین کوے یار مین
سب ہو رہے ہین بزم مین شامل الگ الگ

جب سے پیام وصل دیا مین نے ناصحا
رہتا ہے مجھسے وہ مہ کامل الگ الگ

اونکی ادائین مانگتی ہین روز ایک دل
اک دل کے کسطرح ہین سوال الگ الگ

یہ سخت جانیون سے مری تنگ آگیا
کہتا ہے مجھکو دیکھکے قاتل الگ الگ

سنکر پیام وصل وہ کہتے ہین ناز سے
بر آئیگی نہ حسرت باطل الگ الگ

مایوس ہوکے عشق مین دیتا ہون جان آج
ارمان و ور خواہش باطل الگ الگ

بدقسمتی یہ دیکھو کہ مقتل مین اے ملمن
رہتا ہے مجھسے خنجر قاتل الگ الگ

لام

ڈھونڈھتا ہے انھین ہونٹونکا اشارا بسمل
تم کہو تو ابھی جی جائے تمھارا بسمل

قاتل اک ہاتھ مین تیر نگ جہان کھلائے
چشم حسرت سے یہ کرتا ہے اشارا بسمل

میرے دم توڑنے کا دیکھ تماشہ ہے نیا
نزع کے وقت یہ کہتا ہے تمھارا بسمل

کہا قاتل نے سبکا دشمن کریگا تجھکو
تیری تکلیف نہین مجھکو گوارا بسمل

تیر مژگان سے ترے پہلے ہوا تھا گھائل
تیغ ابرو سے ہوا ہون مین دوبارا بسمل

تیغ عریان دیکھکے مجھکو یہ کہا قاتل نے
آج رخصت ہو غریب ایک ہمارا بسمل

حشر مین خون کے دعوے سے وہ گھبراتے ہین
کہتے ہین سب رہین اسوقت خدارا بسمل

ایک کا ایک ہے سودائی خدا خیر کرے
تیغ پیاری ہے اسے تیغ کو پیارا بسمل

خود گلا کاٹکے رکھدے گا وہ [illegible]
[illegible]

ین نہ کیون مثل نصیری زندہ | یا علیؑ آپ کا رکھتے ہین سہارا بسمل

رکھکے خنجر وہ گلے پر مری کہتے ہین مشن
کہ تڑپتا ہی نہین کوئی ہمارا بسمل

و دل مین چھپانے سے حاصل | صنم خانہ کعبہ بنانے سے حاصل
دہ مجھکو رقیبون سے بولے | کہ غیرون کی محفل مین جانیسے حاصل
ہے بے درد سفاک قاتل | اسے درد دل کا سنانے سے حاصل
ہے تیر باب اثر تک ؛ | تو دست دعا پھر اٹھانے سے حاصل
زیست ہے چند روزہ ؛ | عبث بار الفت اٹھانے سے حاصل
عشق ناداغ سمجھو | ہوا ہمکو یہ دل لگانے سے حاصل
خود جان سے اپنی ایجان | ہٹاؤ اسے کیا ستانے سے حاصل
ہے قاصد وہان جاکے کہنا | یہ تھا حال تجھکو دکھانیسے حاصل
سی کی طرف ہوگا بیشک | قیامت مین کیا ہوگا جانیسے حاصل
اور وہ اک شہید محبت | یہ ہے اسکا مہندی لگانیسے حاصل
ہے سو رہے ہین لحد مین | نکیرین ہمکو جگانے سے حاصل
وقت اس بت نے مجھکو | مین سمجھا یہ ہے دل لگانیسے حاصل
ہو گیا دم مین فتار دن | اسے کب ہوا کچھ خزانے سے حاصل
ے عاشق یہ مطلب ہے انکا | نہین کچھ تصور مین آنے سے حاصل
و ستم کس لیے ہو | جلانے ستانے رلانے سے حاصل
ین کسواسطے بند محرم | اُبھرتا ہے جوبن دبانے سے حاصل
ہی عشق کرنا بتون سے | مصیبت مین دل کو پھنسانیسے حاصل
ستم بیدرد ہے وہ | نہین درد دل کچھ سنانے سے حاصل

نہ شانا ہلاؤ کہ سوتا ہے مشن ؛؛
لحد مین اسے کیا ستانے سے حاصل

ہین اک بت حسین کہ ہم | میم | ہاتھون سے عشق کے نہ ہے ایکدن ہم
[illegible] دیکھکے کہ [illegible] آنکہ سند | | یاد [illegible] کہا [illegible] ہم

جاکر ہوے اسیر بلاکوے زلف مین
کہنے مین آگئے دل اندوہگین کے ہم

جاتی ہے رات وصل کی کچھ تو جواب دو
ہین منتظر تمہاری فقط ہان نہین کی ہم

اے منعمو ہو دولت دنیا تمہین نصیب
طالب ہین آسمان سے دوگز زمین کے ہم

دل کی خلش مٹائی کیا درد کو بہی کم
مشکور ہین بہت ہدف دلنشین کی ہم

مجنون کیطرح چاک گریبان ہے اجل
عاشق ہوے ہین لیلی محمل نشین کی ہم

یارب ہزارون سال وہ یونہین ستاکرین
قصے کہا کرین دل اندوہگین سے ہم

کیون کر کرین نہ فخر مقدر پہ اے محسن
پہلو مین بیٹھتے ہین بت نازنین کے ہم

نون

کونسا وہ سر ہے جسمین زلف کا سودا نہین
کونسی وہ بزم ہے جسمین ترا چرچا نہین

گلشن عالم مین گل سمجھے کوئی اچھا نہین
حسن یوسف کا سنا ہے آنکھ سے دیکھا نہین

اور کچھ ارمان دل مین جان جانا نہین
ایک حسرت وصل کی ہے آپ سے پردا نہین

وقت آخر دیکھکر وہ مجھکو فرمانے لگے
مہمان کچھ دیر کا ہے اسکا حال اچھا نہین

وقت آرایش جو کی آئینہ پر اسنے نظر
حسن خود کہنے لگا ایسا حسین دیکھا نہین

چشم نرگس بن گئی ہے اشتیاق دید مین
کون کہتا ہے کہ گلشن مین ترا چرچا نہین

ہوگیا قربان اک عاشق چلو فرصت ہوئی
اسقدر کیون مضطرب ہو کیا کوئی مرتا نہین

ہاے وہ جھنجھلا کے کہنا وصل کی شب یار کا
چھیڑنا اسطرح ہمکو دیکھئے اچھا نہین

آج کیا جاتی ہوئی دنیا نظر آئی تمہین
یون تو ورنہ پیار سے مجھکو کبھی پوچھا نہین

کسطرح آخر تڑپ کر رہگیا ارمان وصل
او دل آفت زدہ تونے بھی کچھ دیکھا نہین

وہم ہے شک ہے گمان ہے بال سے باریک ہے
اس سے بہتر اور مضمون کمر ملتا نہین

ہی غنیمت آپ کا دیدار ہی ہوتا رہے
یون تو میرے دل مین ارمان کیا کیا نہین

ایک بوسہ وصل کی شب دیکے بولے ناز سے
میرے ہی سر کی قسم اب اور کچھ کہنا نہین

خانماں برباد دل یاد آگیا یا وحش نخچیر
اک زمانہ ہوگیا جب سے اسے دیکھا نہین

وصل کی شب تیوری بدلے ہوے بیٹھے ہین وہ
او دل راحت طلب اسوقت بن پڑتا نہین

آفرین صد آفرین او بیمروت بیوفا
نزع کے عالم مین بھی تو دیکھنے آیا نہین

[illegible] شاہی کچھ نہین ظل ہما بھی کچھ نہین
سایۂ دیوار سے بہتر کوئی سایا نہین

ہم نجائین زاہدو گر مفت مین جنت ملے
کوچۂ جانان سے بہتر کوئی بھی کوچا نہین

ہو گئے بیہوش موسی بس یہی تھا شوق دید
اک نظر بھر کے بھی جلوہ یار کا دیکھا نہین

تو وہ یوسف ہے کہ یوسف کو بھی ہے ارمان دید
مصر کے بازار مین کوئی حسین تجھسا نہین

زلف کے پھندے مین آخر خود بخود جا کر پھنسا
لاکھ سمجھایا دل بیتاب سے نے مانا نہین

کوچۂ قاتل مین جا کر ہاتھ سے کھوئین تجھے
او دل بیتاب ہمنے اسلئے پالا نہین

جب ہوے بیہوش موسی حسن بولا ہنس کے یہ
واہ کیا دعوی تھا جو اچھی طرح دیکھا نہین

یہ تمہارے حسن روز افزون کی ہے عالم مین دھوم
حسن یوسف کا کوئی اب نام تک لیتا نہین

رحم آئیگا کبھی تو تمکو میرے حال پر
خود سمجھ جاؤ گے اکدن مین تو کچھ کہتا نہین

بزم مین کیون دزدیدہ نظرین ہمنے ڈالین یار پر
دیکھنے کیطرح جی بھر کے اونہین دیکھا نہین

اسطرح ہے حسرت دیدار جانان آج کل
دیدۂ مشتاق نے گویا کبھی دیکھا نہین

عیش و عشرت وصل و راحت سب خوشی مین ہین شریک
بیکسی مین آہ کوئی پوچھنے والا نہین

خیر وہ تو صاف ہی کر بیٹھے انکار وصال
او مروت تونے بھی کچھ بڑھکے سمجھایا نہین

کیون گل عارض پہ تمنے زلف بکھرائی نہین
چشمۂ خورشید مین کیون سانپ لہرایا نہین

بزم مین زانو دبائے یار کا بیٹھے ہین غیر
المدد اے ضبط یہ ہمنے کبھی دیکھا نہین

کچھ دنون حسرت رہی ارمان کچھ دن رہگیا
خانۂ دل کو بھی خالی آج تک پایا نہین

اسلئے بیتابی سے شہرت ہو تمہارے حسن کی
یہ وہی مطلب ہے جسکو تمنے پہچانا نہین

ہمارے پہلو مین اے یار جبکہ تو ہی نہین
تو بزم عیش کی کچھ دل کو آرزو ہی نہین

ہمارے دل کا تم ارمان پوچھتے کیا ہو
سوائے وصل بتان کوئی آرزو ہی نہین

صراحی و شب مہتاب و ساغر و مینا
ہمارے بزم مین سب کچھ ہے یار تو ہی نہین

چلا گیا مرے پہلو سے شکر ہے صد شکر
مجھے تری دل بیتاب جستجو ہی نہین

ہوئی ہے جب سے تری حسن نظیر کی دھوم
غبار قیس کو محمل کی جستجو ہی نہین

اگر نہ تمپہ مرین ہم تو پھر مرین کسپر
حسین جہان مین کوئی تمسا خوبرو ہی نہین

لباس غم ہوا چاک جا بجا ایسا
کہ اسمین بخیہ گرو حاجت رفو ہی نہین

جفاؤن کی تمہین عادت ہو تو مبارک ہو
مری سوائے وفا کے اور کوئی خو ہی نہین

ہماری آنکھوں نہین تم شوق سے پھرو آکر
سوائے اسکے جہان مین کچھ آرزو ہی نہین

تمہارے عارض پر نور سے ہو کیا نسبت ؛
گلون مین رنگ نہین نرگس مین یہ بو ہی نہین

سوال وصل پہ دشنام دے کے فرمایا
ہماری بزم مین شائستہ گفتگو ہی نہین

بچا ہین منزل الفت مین سب بے خطر سخن
ذرا خیال بد آموزی عدو ہی نہین

ظلم پر ظلم وہ ہر روز کیے جاتے ہین
بیچیا زیست سے ہے اپنی کہ جیے جاتے ہین

کام دیوانے یہ وحشت مین کیے جاتے ہین
رگ جان سے دل صد چاک سیے جاتے ہین

قتل ارمان ہوے سب جو ہمارے دل مین
اشک حسرت سے انھین غسل دیے جاتے ہین

دل لیا چین لیا صبر و تحمل چھینا ؛
اور پھر وصل سے انکار کیے جاتے ہین

حسرت و یاس و الم رنج و غم و درد و ملال
بیکسی مین یہ مرا ساتھ دیے جاتے ہین

مضطرب کیون نہ ہون جب وہ کہین تو رخصت
رونمائی مین دل زار لیے جاتے ہین

اس سے بہتر تھا مجھکو قتل ہی کر دیتے آپ
اپنی رخصت کا مجھے داغ دیے جاتے ہین

فرقت یار مین یہ بادہ کشی ہے سخن ؛
مے اشک آنکھون مین بھر بھر کے پیے جاتے ہین

محفل نشاط کی کہان بزم عدو کہان
آگے کا سا رنگ اسمین کہان اسکی بو کہان

اگلا مذاق اگلی سی وہ گفتگو کہان
جو لکھنؤ تھا پہلے وہ اب لکھنؤ کہان

چھپتے فلک پہ کوئی گیا کوئی طور پہ
سب کو ہے جستجو تری بتلاؤ تو کہان

رستم ہے اب نہ سام ہے نے زال نامور
مٹی مین مل گئے تو رہے جنگجو کہان

کیا پوچھتا ہے تو مرے ارمان ناصحا
جب دل ہی مر گیا تو بھلا آرزو کہان

فرقت نصیب ہم ہین ہمین کچھ نہین خبر
ساغر کہان ہے یار کہان اور سبو کہان

فرقت مین ساقیا تن و جان کسے ہو ہوش
پہلو مین یار ہی نہین جام سبو کہان

بنکے شفق ہوا ہے عیان چرخ پہ سخن
لایا ہے رنگ آہ ہمارا لہو کہان ؛

تیور کسی کے بگڑے ہوے پائے جاتے ہین
اغیار بزم یار مین بلوائے جاتے ہین

آثار جذب عشق کے یہ پائے جاتے ہین
وہ فاتحہ کو قبر پہ روز آئے جاتے ہین

اغیار بدنصیب سے پہنچا ہے رنج کیا
افشائے رازِ وصل کسی سے نہین کیا

کیون گل سے عارض اُنکے کملا جاتے ہین
کیون آپ مجھکو دیکھکے شرمائے جاتے ہین

ہم عاشقون کو روز سر شام سے نہین
جلوے فروغِ حسن کے دکھلائے جاتے ہین

تڑپتے اسطرح ہین حسرت و ارمان میرے دلمین
کہ جیسے جسطرح مچھلیین ہون آغوش ساحل مین

اگر جلوہ فگن رہتے ہین وہ غیرونکی محفل مین
تو بتلا دین مجھے مسکن ہو سکتا ہے میرے دلمین

بلا کا سامنا تھا آج ناصح کوے قاتل مین
کہ تیغین ڈر کہین چھپ چھپ گئین آغوش بسمل مین

نظر کیا اسلئے کٹوا دین تھین جو آپ نے پلکین
مثال تیر آ کے چبھتین تھین وہ میرے دل مین

فشار قبر مین بھی حسرت و ارمان ہین ساتھ اپنے
شریک حال دو احباب ہین اس سخت مشکل مین

خدا کے سامنے وہ صاف مکرے ظلم سے اپنے
نہ کچھ بھی کہہ سکا افسوس مین انکے مقابل مین

نشان زخم اسکے سینہ مین موجود ہے ابتک
نگہہ کا تیر تیرے چبھ گیا تھا ماہ کامل مین

کوئی گھائل کوئی بسمل کوئی ہے نیمجان قاتل
تماشہ یہ نیا دیکھا ہے ہمنے تیری محفل مین

کیا ہے وصل سے انکار جو اچھا کیا تمنے
مجھے بالکل نہین ہے رنج تم نادم ہو دلمین

مین عاجز ہو گیا ہون ابتو اپنی سخت جانی سے
نہ دم نکلا مرا اسطرح آگئی بازوئے قاتل مین

نگاہ ناز نے چھپتے ہی دلکو لے لیا ہمدم
مصیبت کیا کہون مین لٹ گیا پہلی ہی منزل مین

ٹکر بیتابیان دلکو سنبھال اپنے ذرا مجنون
کہ لیلی ہو رہی ہے اب بہت بیچین محمل مین

یہ اونکے ناز کے کشتے ہین زندہ ہو نہین سکتے
مسیحا زک اٹھائیگا تو اپنی فکر باطل مین

ہوئے کیون طور پر بیہوش موسی یہ نہین کھلتا
سمایا کونسا جلوا تھا اونکی آنکھ کے تل مین

نہ گھبرا اے دل بیتاب اگر تجھکو مصیبت سے
علی کا نام لے سبکو بچاتے ہین وہ مشکل مین

خدا سے جبکہ اونکی جسکے واسطے مسکن ہے
تمنا پرورش پاتی ہے میرے گوشۂ دل مین

اور کیا چاہیے اب عشق مین اے دل مجھکو
اوسنے پہلو مین بٹھایا سر محفل مجھکو

سب مین سنتا ہون جو سودائی مرا دل مجھکو
کوئی دیوانہ بتائے کوئی غافل مجھکو

کل شب ہجر عجب طرح بسر کی مین نے
دل کو مین روتا رہا اور مرا دل مجھکو

دوست احباب نہین اپنے شریک غم مین
پوچھتا کون ہو اس حال مین اے دل مجھکو

جوش پر اپنی جوانی ہے خدا خیر کرے
کہین آفت مین پھنسائے نہ مرا دل مجھکو
سخت جانی سے مری موج نہ آجائے کہین
اب نہ تکلیف کرو چھوڑدو بسمل مجھکو
بحر الفت مین لگایا ہے غوطہ مین نے
موج نے پھینک دیا جب لب ساحل مجھکو
میری دیوانگی عزت مجھے دکھلائے کچھ
قیس و فرہاد کہین مرشد کامل مجھکو
مین کئے جاؤن گا ہر وقت سوال وصلت
آپ دیوانہ کہین یا کہین عاقل مجھکو
بھول جاؤن مین ابھی ہجر کے صدمے سارے
اک نظر دیکھ لے وہ مہ کامل مجھکو
خود نہین آیا یہان مین جو نکالا جاؤن
آپ ہی نے تو کیا بزم مین شامل مجھکو
پہلوے غیر مین بیٹھے ہو جلانیکو مرے
یاد کرتے ہو اسی سے سر محفل مجھکو
ہون گرفتار بلا ہون مجھے معلوم نہین
کوئی بتلا دے ذرا عشق کی منزل مجھکو
کوچۂ یار مین جسوقت مین تڑپا جاکر
کوئی مضطر مجھے سمجھا کوئی بسمل مجھکو
ایک بوسہ بھی نہ قیمت مین دیا کیا کہنا
مین نہین بیچتا ہون پھیر دو اب دل مجھکو
خواب مین آکے گلے سے وہ لگے ہین اپنے
پھیر بے درد ستا کے گیا آج مرا دل مجھکو
کسطرح ہے وہ کہان ہے یہ بتاؤن کیونکر
آہ معلوم نہین کچھ خبر دل مجھکو

یہ جنون حد سے سوا ہو گیا میرا اے حسن
قیس بھی کہنے لگا مرشد کامل مجھکو

کتنے ہین حسن دیا جب سے خدا نے ہمکو
سیکڑون آتے ہین جانباز ستانے ہمکو
وہ یہان آئین گے اب تیغ لگانے ہمکو
مژدہ تازہ یہ سنایا ہے قضا نے ہمکو
حسن کے جلوے سے منظور دکھانے ہمکو
اسلئے دہر مین بھیجا ہے خدا نے ہمکو
آگیا اپنا مسیحا یہ بڑی خیر ہوئی
ورنہ تقدیر نے پہنچایا تھا قضا نے ہمکو
اے نکیرین چلے آئینگے تو کہدین گے
کچھ فرشتے ابھی آئے تھے جگانے ہمکو
میری بالین پہ اجل آئی تو مین یہ سمجھا
قاصد یار یہ آیا ہے بلانے ہمکو
تیکھی نظرون سے مجھے دیکھ کے وہ کہتے ہین
تیر اس طرح سے آتے ہین لگانے ہمکو
دست رنگین کی قسم کھا کے مین کہتا ہون صنم
نیم بسمل کیا اس دزد حنا نے ہمکو
انکھین دو چار نے لوٹا ہے خدا شاہد ہے
ناز و انداز نے اور شرم و حیا نے ہمکو
کاٹ لو شوق سے لو سر بھی جھکایا اب تو
تیغ سے آپ ہو کیا خوب ڈرانے ہمکو

وصل مین بھی نہ کبھی عیش اُٹھایا ہمنے
رنج پر رنج دیئے اونکی حیا نے ہمکو

اسی باعث سے اندھیرا ہے لحد مین مضطر
مارڈالا ہے کسی زلف دوتا نے ہمکو

دھڑکا ہے کہ اب وقت سحر دیکھیے کیا ہو
مضطر ہے شب وصل جگر دیکھیے کیا ہو

وہ تیغ نزاکت سے اُٹھا ہی نہین سکتے
ہم دیر سے ہین سینہ سپر دیکھیے کیا ہو

ملتی نہین راحت کسی کروٹ کسی پہلو
ہے آج بہت درد جگر دیکھیے کیا ہو

ہو مہر کی یا قہر کی کچھ اونکی نظر ہو
اے دل ترے نالون مین اثر دیکھیے کیا ہو

اس گلشن دنیا مین بھلا کون پھلا ہے
کسطرح ملے ہمکو ثمر دیکھیے کیا ہو

بسمل کرین کس کس کو کسے جانتے ہین
شمشیر بکف وہ ہین مگر دیکھیے کیا ہو

جلتے ہین فرشتون کے جہان جاتے ہوئے پر
اس کوچہ مین اپنا ہے گذر دیکھیے کیا ہو

اوڑتا ہو دوپٹہ تو سنبھالے کوئی آنچل
دوہری ہے نزاکت سے کمر دیکھیے کیا ہو

خم وہ ہین نزاکت سے مین پیری سے جھکا ہون
وہ تیغ ہین اور مین ہون سپر دیکھیے کیا ہو

ساماں سفر پاس نہین ہے مضطر آہ
درپیش ہے اک سخت سفر دیکھیے کیا ہو

ہ

ظالم نے وقت قتل جو مجھپر لگائے ہاتھ
دل بول اٹھا خدا ہی نظر سے بچائے ہاتھ

مطلب یہ تھا کہ قتل انہین سے کرینگے ہم
مہندی لگا کے ورنہ مجھے کیون دکھائے ہاتھ

لی ہین بلائین اُن کو قلم کیجیے ضرور
جانبحان ہی ہے بلا شک سزائے ہاتھ

شوخی سے مسکرا کے شب وصل یہ کہا
ٹوٹین الٰہی آج جو ہمکو لگائے ہاتھ

کس منھ سے پھر فراق کی شکوے بیان کرون
ملنے کو جب گلے سے ستمگر بڑھائے ہاتھ

اسوقت دل ضرور ہے مٹھی مین آگیا
جو یہ نہین تو سینے پہ ہو پھر کیون چھپائے ہاتھ

بسمل جو مجھکو دیکھا تو ہنس ہنس کے یار نے
دو چار اور زخم شمشیر اسنے لگائے ہاتھ

بل کھا گئی کمر بھی نزاکت سے اے مضطر
وہ پھول توڑنے کو جو اُسنے بڑھائے ہاتھ

یے

جسکو الفت نہین وہ کون بشر ہوتا ہے
جس مین سودا نہین وہ کونسا سر ہوتا ہے

سوز الفت سے ضرور اتنا اثر ہوتا ہے
نالہ [illegible]

درد دل ہوتا ہے گہ درد جگر ہوتا ہے
اسی آفت مین مرا وقت بسر ہوتا ہے
چپکے چپکے وہ مجھے یاد کیا کرتے ہین
دل ہی دل مین مری آہونکا اثر ہوتا ہے
آ رہے ہین وہ عیادت کو مریض غم کی
آج آباد یہ اجڑا ہوا گھر ہوتا ہے
یاد کرلیتے ہین رہ رہکے وہ اکثر مجھکو
سچ کہا ہے کہ محبت مین اثر ہوتا ہے
بزم عشاق مین فرماتے ہین مجھے ہنسکر
دیکھیے کسطرح زمانہ یہ بسر ہوتا ہے
حسرتین اوٹھتی ہین صف باندہکے بہر تعظیم
دل مین جب ناوک مژگان کا گذر ہوتا ہے
جان پروانون نے دی شمع ہوئی جلکے تمام
چاک اس غم سے گریبان سحر ہوتا ہے
فاتحہ تربت عاشق پہ وہ پڑھ دیتے ہین
جب کبھی گور غریبان مین گذر ہوتا ہے
اور بڑھتا ہے مرے دل مین وفاؤنکا خیال
وہان ظلم و ستم و جور اگر ہوتا ہے
ہوکے بیتاب نکل آتے ہین گھر کے باہر
میری آہون کا اب اتنا تو اثر ہوتا ہے
ہاتھ رکھدیتے ہین سینے پہ تسلی کے لیے
میری بیتابی دل کا یہ اثر ہوتا ہے

کچھ نہ پوچھو ستم ایام جوانی مفتن
یہ زمانہ بھی مصیبت مین بسر ہوتا ہے

لکھا ہے خط شوق جو دلبر کے واسطے
قاصد کو دے رہا ہون پیمبر کے واسطے
احوال کس سے بلبل دل کا کرون بیان
بیچین ہے یہ ایک گل تر کے واسطے
بخشے گا مجھکو کیون نہ خدا وہ کریم ہے
جب دونگا اس کو شافع محشر کیواسطے
بلواؤ جلد سوئے نجف مجھکو یا علی
دیتا ہون تمکو عابد مضطر کے واسطے

کچھ داغ دل اسے بھی عنایت ہون جان جان
مفتن بہت تڑپتا ہے ابزر کے واسطے

الٰہی خیر کرنا عشق کی منزل پریشان ہے
ادہر ہے اضطراب دل ادہر قاتل پریشان ہے
سنا نالہ جو کرتے مجھکو غیرون سے یہ فرمایا
یہی آواز ہے جس سے میرا دل پریشان ہے
نگاہ ناز نے مقتل بنا رکھا ہے عالم کو
کوئی دم توڑتا ہے اور کوئی بسمل پریشان ہے
بگولا جب کوئی اوٹھا صبا صحرا مین چلائی
غبار قیس تھم جا پردۂ محمل پریشان ہے

تمنا ہے پھر ہو وصال یار اے مفتن
کہ انکے ہجر مین اپنا دل بسمل پریشان ہو

تو نے وہ شکل مری جان بخدا پائی ہے
جس نے دیکھا ہے تجھے وہ ترا شیدائی ہے
آج خنجر بکف آئے ہین سرِ مقتل وہ
دیکھنا یہ ہے کہ کس کس کی قضا آئی ہے
باغ ہے یار ہے اور ابر بھی ہے اے ساقی
مئے گلرنگ پلا جلد بہار آئی ہے
وصل مین اونکی نگہ کا نہ تلون پوچھو
کبھی جھیپی کبھی بگڑی کبھی شرمائی ہے
تیغ ابرو سے کیا یار نے گھائل مجھکو
پھر انہین باتون پہ دعوائے مسیحائی ہے
سیر تو یہ ہے کہ وہ سیرِ چمن کو نکلے
اور اک خلقِ خدا اونکی تماشائی ہے
ذکر جب وصل کا کرتا ہون تو وہ کہتے ہین
اب یہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے
کیا کسی غنچہ دہن نے ہے کیا یاد تجھے
بوئے گل لیکے جو تربت پہ صبا آئی ہے

سنکے فریاد مری یار کا کہنا محسن
کوئی پوچھے تو یہ کس ماہ کا شیدائی ہے

مصیبت اپنی کسی کو سنا نہین سکتے
گذر رہی ہے جو دل پر بتا نہین سکتے
نگاہِ یار سے اس دل کو بچاؤ اے ہمدم
ہزار چاہین بچانا بچا نہین سکتے
وہ بدنصیب ہون دنیا مین جسکی قسمت کو
فرشتے چاہین جگانا جگا نہین سکتے
کئے ہین گو کہ مسیحا نے سیکڑون زندہ
تمہارے کشتے کو وہ بھی جلا نہین سکتے
یہ جانتا ہون کہ ہین آنکے منہ چڑھے لیکن
رقیب خاک مین مجھکو ملا نہین سکتے
کیا نہ زیست مین کچھ ہاے ہمنے نیک عمل
خدا کو حشر مین صورت دکھا نہین سکتے
مین آنکے جانے کو قتل گہہ مین کہتا ہون
وہ میرے خون کا دریا بہا نہین سکتے
نہ عشق یار سے کر منع ہمکو اے ناصح
کہ سرنوشتِ مقدر مٹا نہین سکتے
شبِ وصال وہ تیور بدل کے کہتے ہین
گلے سے تم ہمین ہرگز لگا نہین سکتے
نظارۂ رخِ زیبا کرین کہان یہ مجال
ہم آفتاب سے آنکھین لڑا نہین سکتے

مقابل اونکے بھلا ماہ ہو کہان محسن
مثال اُن سے کسی کی ملا نہین سکتے

تمہاری تیغ سے ایسی ادا نکلتی ہے
کہ دم کے ساتھ ہی دل سے دعا نکلتی ہے
جو انکی تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے
بدن سے جان دہن سے دعا نکلتی ہے
ہمارے [illegible]
[illegible] وفا نکلتی ہے

روا ہے آپ جو کچھ ظلم کیجے ہمپر
ہمارے منہ سے تو ہر دم دعا نکلتی ہے

چھپے ہوے جو وہ بیٹھے ہین اپنی چلمن مین
دلی ہوئی مری آہ رسا نکلتی ہے

وہ قتل کرکے مجھے ناز سے یہ کہتے ہین
ہماری تیغ سے تیری قضا نکلتی ہے

خدا نظر سے بچاے ہمارے قاتل کو
دہان زخم سے پیہم صدا نکلتی ہے

کبھی تو گور غریبان مین آئین وہ محسن
ہماری قبر سے پیہم صدا نکلتی ہے

تیری جو تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے
بشر تو کیا ہے قضا کی قضا نکلتی ہے

کسی کے ناز سے طرفہ ادا نکلتی ہے
وفا سے ظلم جفا سے وفا نکلتی ہے

ترا ستم بھی ہے بیمثل تو بھی یکتا ہے
تری جفا سے غضب کی ادا نکلتی ہے

فلک کو تھام لو اے حاملان عرش برین
ہمارے دل سے اب آہ رسا نکلتی ہے

چڑھاتے منہ بھی ہین شوخی سے خود بگڑتے ہین
اسی ادا سے ستم کی ادا نکلتی ہے

جو اُنسے وعدہ خلافی کا شکوہ کرتا ہون
تو ہنس کے کہتے ہین کسکی خطا نکلتی ہے

ہوا ہے خون دل زار کیا یہ گردون
شفق جو سرخ برنگ حنا نکلتی ہے

پہن کے سرمئی کپڑے ہمارے ماتم مین
نیام چشم سے تیغ ادا نکلتی ہے

کسی کے جور سے ہوتا ہے خوش کوئی غمگین
کسی کے دل سے کسی کو دعا نکلتی ہے

اس آفتاب سحر رخ کو چھپائے خاک نقاب
حجاب ابر سے چھن کر ضیا نکلتی ہے

خبر لو جاتی ہے میت تمہارے کوچہ سے
رقیب خوش ہین کہ گھر سے بلا نکلتی ہے

چمن مین اڑکے بگولے لپٹنے لگتے ہین
گلون سے ملکے جو باد صبا نکلتی ہے

ہماری قبر پہ ٹھوکر لگا کے فرمایا
اسی مقام سے بوے وفا نکلتی ہے

کسی کے شرم سے ہوتا ہے خون ارمان کا
حیا کے پردے مین چھپ کر قضا نکلتی ہے

کتاب عشق محسن کھول کر ذرا دیکھو
مریض ہجر کی کوئی دوا نکلتی ہے

یون تو قابو مین بھلا کب دل زار آتا ہے
ہان سمجھے دیکھکے کچھ کچھ تو قرار آتا ہے

موت آتی ہے نہ فرقت مین قرار آتا ہے
اتنی امید پہ جیتے ہین کہ یار آتا ہے

ہون وہ بیتاب کہ ثانی نہین کوئی میرا
برق جس شکل سے تڑپے یہ قرار آتا ہے

ہائے کس ناز سے کہتا ہے سرِ قبر کوئی
میرے مجنون مجھے اب تجھپہ پیار آتا ہے

میرے مرنیکا نہین ہے اگر اُسکو صدمہ
ابر روتا ہوا کیون زار و قطار آتا ہے

فتنۂ حشر ہی یا برق ہے یا شعلہ ہے
یا کوئی ماہ جبین سوے مزار آتا ہے

صورتِ برق جو پہلو مین طپان ہے ہردم
دل مضطر تجھے کس وقت قرار آتا ہے

دشتِ غربت مین قدم رکھتا ہون جب اے محسن
پیشوائی کو مری گرد و غبار آتا ہے

خود بخود لاش نہین زیر کفن ہلتی ہے
دل جو بیتاب ہے تو ہر رگِ تن ہلتی ہے

کیا وہ ٹھوکر سے جلاتے ہین کسی کو دیکھو
کیون زمین آج تہِ چرخِ کہن ہلتی ہے

نئے انداز سے وہ قتل کو آئے ہین مرے
جنبشِ ابرو کو ہے ماتھے کی شکن ہلتی ہے

خوش خرامی نے کیا کس کی یہ محشر برپا
کہ شجر جھومتے ہین شاخ چمن ہلتی ہے

روح گھبرائی ہے میری قفسِ خاکی مین
تیری شمشیر جو اے رشکِ چمن ہلتی ہے

اسقدر نالے نہ کر بلبلِ شیدا اتھم جا
کہ شجر گرتے ہین دیوارِ چمن ہلتی ہے

ہے یہ انداز نیا اور نرالی ہے ادا
اوڑھتے ہین جو دوپٹہ تو کرن ہلتی ہے

آج گلشن مین عجب ہمنے تماشہ دیکھا
گدگداتی ہے صبا شاخِ چمن ہلتی ہے

عہدِ پیری مین کسے زیست کی امید محسن
منہدم ہونے کو دیوارِ کہن ہلتی ہے

عارضی حسن ہے ایجان رہے یا نہ رہے
چار دن کا ہے یہ مہمان رہے یا نہ رہے

جان ہم عشق و محبت مین کبھی دینگے
کہے دیتے ہین تمہین دھیان رہے یا نہ رہے

بزمِ عالم مین بسر لطف سے کر آج اے دل
کل خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے

آج پیغام وصال انکو مین دونگا جاکر
چاہیے اب اس مین میری جان رہے یا نہ رہے

وعدۂ وصل کو وہ بھول نہ جائین یارب
ابھی کمسن ہین انھین دھیان رہے یا نہ رہے

ترک اب عشق و محبت کو کیا ہے مین نے
دل مین چاہے کوئی ارمان رہے یا نہ رہے

باز آئین گے نہ ہم عشقِ بتان سے محسن
دل رہے یا نہ رہے جان رہے یا نہ رہے

چشمِ نم یون کوچۂ جانان مین ہم ہردم رہے
جس طرح باغِ جہان مین قطرۂ شبنم رہے

روتے روتے ہجر مین کیا جانئے کیا یاد آگیا
کچھ مژہ پہ قطرۂ ہاے اشک اگر تھم رہے

خون ناحق کی شہادت کے لیے کافی ہو یہ
دامن قاتل پہ جو دھبے لہو کے جم رہے

سامنے میرے ہی وہ جاتے ہین بزم غیر مین
المدد اے ضبط مجکو کب تلک اسکا غم رہے

آج اس انداز سے وہ آے قتل عام کو
تیوری بدلی رہی روٹھی رہی برہم رہے

حشر کے دن امتحان پیش خدا دونون کا ہے
لطف ہے اونکی جفا میری وفا سے کم رہے

یہ دعا ہے داور محشر سے اپنی اے حسن
ہو غم حسنینؑ دنیا مین اگر کچھ غم رہے

یہ طرز گفتگو اکثر ہے پیغام قضا لائی
تمہاری خوش بیانی موت میری بلا لائی

شمیم زلف جو گلزار مین باد صبا لائی
گلون کی جان بخشی کی بہار جانفزا لائی

یہ کیا صدمہ ہوا گل کو کسی گلچین کی ہاتھونسے
یہ نالہ کیون زبان پر عندلیب خوشنوا لائی

کسی کو جان سے مارا کسی نیجان چھوڑا
نرالہ رنگ مقتل مین کوئی تیغ ادا لائی

جگر پکڑے ہوے وہ دونون ہاتھونسے چلا آئے
شب فرقت مین بس تاثیر یہ آہ رسا لائی

تمنا ہے جدا ہو سر تمہارے دست نازک سے
مجھے مقتل مین جو کھینچے ہوے میری قضا لائی

کوئی زخمی کوئی بسمل کوئی تڑپا کوئی لوٹا
تمہاری جنبش ابرو نیا رنگ جفا لائی

ہوے شاداب گل سرسبز ہے باغ عالم کے
نسیم صبح یہ کیسی بہار پر فضا لائی

یہ شوخی دیکھیے رنگ حنا کی دست قاتل مین
کہ خون عاشق جانباز کا دریا بہا لائی

وہ خود آئین گے یا مجھکو بلایا اپنی خلوت مین
بتا دے سچ سچ اے باد صبا پیغام کیا لائی

وہ غمگین ہو گئے سنکر مری نالونکو فرقت مین
قیامت اوٹھی سر پر مری آہ رسا لائی

خیال زلف ہی کیا کم تھا مجھ لاغر کو اے حسن
شب فرقت جو میرے سر پہ اک تازہ بلا لائی

آئے بن بن کے جو محفل مین سنورنیوالے
مر گئے اور بھی یہ دیکھ کے مرنیوالے

ناز سے کہتے ہین یہ قتل کے کرنیوالے
مرے کوچہ مین نہ آئین کبھی مرنیوالے

خواہش وصل بیان کر گئے کرنیوالے
آج کچھ بھی نہ ڈرے آپ سے مرنیوالے

حور جنت کی مبارک تمہین واعظ ہم تو
فخر حوران بہشتی کے ہین مرنے والے

حسرت دید مری آپنے بیان کر دینا
ہاے کس پاس سے یہ کہہ گئے مرنیوالے

نزع میں بھی نہ ذرا آئے عیادت کیلئے
حسرت دید لئے جاتے ہیں مرنے والے

یار کو عذر نزاکت نہیں آنے دیتا
اور کچھ دیر کے مہمان ہیں مرنیوالے

دلکی خواہش ہو انھیں جان بھی جانفرسودی
ایسی باتوں سے کوئی اور ہیں ڈرنیوالے

بند مجرم نہ کسو زور سے سمجھو تو ذرا
کہیں روکے سے بھی رکتے ہیں ادھر جانیوالے

کوچۂ یار میں بیخوف و خطر جاتے ہیں
عاشق زلف نہیں موت سے ڈرنیوالے

سرفروشوں کا ہوا انبوہ خبر ہے تجھکو
تیغ کھینچے ہوئے مقتل میں گذرنیوالے

آئینہ انکو دکھا کر میں یہ کہتا ہوں متین
دیکھئے سامنے بیٹھے ہیں مکرنیوالے

گڑ گئے زیر زمین کہکے یہ گڑنیوالے
قبر پہ روٹھنا آ آکے بگڑنیوالے

ہم تو پہلے ہی سے بیٹھے ہیں منانے کیلئے
اک ذرا آئیں تو خلوت میں بگڑنیوالے

غصہ کہتا ہو کہ اک ہاتھ میں ہو کام تمام
ناز کہتی ہے کہ تھم جائیں بگڑنے والے

آج بوسے لب نازک کے لئے بے گنتی
اور بگڑا ہی کئے خوب بگڑنے والے

آج کیا میری دعاؤں نے اثر دکھلایا
ابتو کچھ خوش نظر آتے ہیں بگڑنے والے

کہتے ہیں دل میرے تلووں سے ملو تم اچھا
اتنی سی بات پہ بگڑے ہیں بگڑنیوالے

یہ ملا لطف منانے میں کہ میں کہتا ہوں
پھر بگڑ نازسے او میرے بگڑنے والے

نہ تڑپتا دل مضطر کہیں زنہار یہاں
میرے پہلو ہی میں بیٹھے ہیں بگڑنیوالے

وصل کی شب بھی نصیب اپنا نہ جاگا متین
آج بھی روٹھ گئے ہمسے بگڑنیوالے

تمکو خلوت میں اگر لائی ہے قسمت میری
میری جان دل سے نکل جائیگی حسرت میری

ہجر میں لب پہ یہ آخر ہوئی حالت میری
متغیر ہے اجل دیکھکے صورت میری

تمکو دیکھا تمھیں چاہا تو کسی کو نہ دیا
دل مرا آنکھ مری اور طبیعت میری

نہ شکایت ہو کسی کی نہ گلہ ہے تیرا
باعث غم ہے یہ کمبخت محبت میری

لوٹ لے خوب مزے وصل شب انکے اے دل
غیر کے گھر میں ہے مہمان شب فرقت میری

وصل کا ذکر کسی سے بھی نہیں میں کرتا
آپ شرماتے ہیں کیوں دیکھکے صورت میری

حشر میں کوئی نہ پہچانیگا واللہ تجھے
اتنی فرقت میں بدل جائیگی صورت میری

شب بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سحر آپہونچی
اے فلک تجھسے نہ دیکھی گئی عشرت میری
کس طرح عیش بسر ہو جہان ہے دشمن
باعث رنج وہی عام ہے راحت میری
تیری فرقت مین ہو دمساز تصور تیرا
تیری تصویر ہو زینت وہی خلوت میری
ناصحا صبر کرون خاک بھلا فرقت مین
زور ہے دل پہ نہ قابو مین طبیعت میری
چل کے صحرا کو اب آباد کرونگا مین بھی
جوش پر عشق ہے زورون پہ ہے وحشت میری
تری تصویر خیالی کا مزا لوٹون گا ؛
شامل عیش رہیگی شب فرقت میری

واہ کیا دن تھے کہ جب وصل تھا اُس گلبدن
رنج سے آج مبدل ہوئی راحت میری

خود بخود جھکتا ہے سر تیغ ادا کے سامنے
بس نہین چلتا ہے کچھ اپنا قضا کے سامنے
رو برو سے غیر کیا کیا آشنا کے سامنے
بیمروت تو ہے کہدونگا خدا کے سامنے
دیکھ لو آنکھون سے تم مجھکو بلا کے سامنے
دل سپر ہو جائیگا تیغ ادا کے سامنے
اسطرح عاشق ہین سب اُس مہ لقا کے سامنے
جسطرح تارے ہین شمس الضحا کے سامنے
ناز و انداز و ستم جور و جفا کے سامنے
جانمن کرتا ہون کس کس بلا کے سامنے
وصل مین بھی وہ ستمگر چال ایسے کر گیا
قصۂ فرقت سنا شب بھر بٹھا کے سامنے
قتل کے پہلے زبان کاٹی ستمگر تونے کیون
مین اشارون مین کہونگا سب خدا کے سامنے
مجھ نحیف و ناتوان پر ظلم اتنا اے فلک
یہ تو بتلا دے کہیگا کیا خدا کے سامنے
منھ سے نکلے گی اگر پہنچیگی یارب عرش تک
دست بستہ ہے اثر حاضر دعا کے سامنے
ہوش مین آؤ ذرا اے ناصحو بکتے ہو کیا
تذکرہ اپنی وفا کا بیوفا کے سامنے
عشق مین اُس کاکل خمدار کے ایدل ہمین
دیکھیے کرنا پڑین کس کس بلا کے سامنے
جب کہا مر جاؤنگا فرقت مین شوخی دیکھیے
رکھدیا ظالم نے اک خنجر اٹھا کے سامنے
جب کمان چشم سے نکلا کوئی تیر ستم
حضرت دل ہو گئے خود تلملا کے سامنے
کیا مزا محشر مین آیا ہمکو وقت بازپرس
وہ ہمارے سامنے تھے ہم خدا کے سامنے
اپنی یکتائی کا دعوی آپ باطل کر دیا
آئینہ کیون رکھلیا تمنے اٹھا کے سامنے
یاد تو کچھ بھی نہین کل محفل اغیار مین
کہہ گئے ہم کیا بت نا آشنا کے سامنے
شوق سے کہہ ڈالئے جو آپکے دل مین ہو یا
ہو گئے خاموش کیون مجھکو بلا کے سامنے

انکے ابرو کا اشارا ہے سرِ قتل یہی
کیون چلے آتے ہین سب تیغ قضا کے سامنے

شوق سے آئینہ چھپا کر روی افزدہ بیان
دیکھیو انکا حشر مین انکو خدا کے سامنے

میرے شکوون سے انھین انکار ہوگا حشر مین
دل لگی ہوگی عجب پیش خدا کے سامنے

تمت

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر جناب خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی استاد مصنف

واہ کیا دیوان ہے صلِ علے
جس سے روشن ہے طبیعت کا کمال

کس غضب کی شوخیان ہین نظم مین
ہر ادا جسکی انوکھی بے مثال

ہر غزل ہے واقعی جانِ سخن
شاہدِ مضمون پریزاد خوشجمال

شعر ہے یا سچے موتی کی لڑی
مصرعہ تو باغ معنی کا نہال

بہرِ سال طبع ہاتف نے کہا
لکھ۔ بہارِ گلشن نازک خیال
۱۳ھ ۲۶

تاریخ مصنف

ہمنے اپنے مختصر دیوان کو
کر دیا ہے آج نذرِ اہلِ فن

دل کے بہلانے کا ہے یہ مشغلہ
باغ خوش تاریخ ہے اسکی من
۹ ۱۹۰ع

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار جناب سید مرتضیٰ حسین صاحب فیاض عرف پیارے صاحب لکھنوی خلف جناب سید احمد حسین صاحب شاگرد بلیغ لکھنوی

فی الحقیقت کلام بے مثل است
قابل دید پرستین جہان

بے نظیر است ہر غزل ہر شعر
رشک بدر منیر این دیوان

عیسوی سن ہمین بگفت مبین
نظم شد حال عاشق جانان
۹ ۱۹ع

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار شاعر شیرین گفتار جناب مرزا سجاد علیخان صاحب عرف لڈن صاحب دماغ لکھنوی برادر مصنف

نقطہ ہر اک کلی ہے ہر اک لفظ پھول ہے
دیوان تازگی مین ہے غیرت دہِ چمن

[illegible]
[illegible]

کتبخانۂ تجارت

ہمارے کتبخانہ میں ہر قسم کی کتابیں اردو وفارسی عربی کفایت اور رعایت سے ملتی ہیں بازاری قیمت اور فہرستی دام نہیں لئے جاتے ہیں اور کمیاب کتابیں تلاش کرکے روانہ کیجاتی ہیں تاجروںکے ساتھ ہر قسم کی رعایت کیجاتی ہے فرمائش کے خلاف کوئی کتاب روانہ نہیں ہوتی ایکمرتبہ فرمایش بھیجکر بمقابلہ دوسرے تاجروںکے ہماری مال کا اندازہ کیجیے تو شاید آپکو ہماری دوکان سے مال منگوانے پر مجبور ہونا پڑے مال کی عمدگی دام کی کفایت معاملہ کی صفائی کمیاب کتب کی بہمرسانی قلمی اور شاہی کتابوں کی موجودگی ہماری طرف خریدار کو رجوع ہونے کی سفارش کرتی ہیں۔

نیازمند

خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت تاجر کتب چوک لکھنؤ

نظر کرم

* * *

ہمارے کتبخانہ میں جملہ قسم کی کتابیں عربی فارسی اردو وناگری جدید ناول قصص وغیرہ فروخت ہوتے ہیں جن حضرات کو ضرورت ہو سرفراز فرمائیں۔

نظر لطف گر اپنا مہر سے کیجیے ؎ کچھ ادھر وا آپ سر حقیر کو دیجیے
ہے خریدار سے یہ عرض میری جو جو مرغوب طبع ہو لیجیے

نیازمند

سید محمد مرتضیٰ حسین عرف پیارے صاحب تاجر کتب لکھنؤ متصل ڈیوڑھی آغا امراؤ بہادر صاحب مرحوم

نوٹ یہ کتاب خواجہ محمد عبد الرؤف صاحب چوک لکھنؤ و سید مرتضیٰ حسین صاحب تاجر کتب بر ڈیوڑھی آغا امراؤ بہادر نواز گنج لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

۱۳۴ ۱۵۹۸ ۴ ۱۱۴ ڈی

DATE DUE

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

٤١٩.٩

DATE	NO.	DATE	NO.
7.10.93	البدارى سعد		